

تحریک وقف جدید کی اہمیت کے پیش نظر احباب جماعت کو اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینا چاہئے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷/ اکتوبر ۱۹۶۶ء بمقام مسجد مبارک - ربوہ)



- ☆ وقف جدید ایک مبارک الہی تحریک۔
- ☆ وقف جدید کی معلمین کلاس میں کم از کم سو واقفین شامل ہونے چاہئیں۔
- ☆ مومن کا وعدہ ملتوی ہو سکتا ہے منسوخ نہیں۔
- ☆ جماعت احمدیہ کے بچے وقف جدید کا تمام بوجھ اٹھائیں۔
- ☆ احمدی بچے دنیا میں ایک بہترین نمونہ قائم کرنے والے بنیں۔

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج میں وقف جدید کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جولائی ۱۹۵۷ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مبارک الہی تحریک کے متعلق بعض ابتدائی باتیں جماعت کے سامنے رکھی تھیں پھر ۱۹۵۷ء ہی میں جلسہ سالانہ کی ایک تقریر میں حضور نے اس کی بعض تفصیل بیان فرمائیں۔ حضور نے یہ تحریک بیان کرنے کے بعد جماعت کے سامنے ابتداءً یہ بات رکھی تھی کہ میں فی الحال دس واقفین لینا چاہتا ہوں اور اسی کے مطابق اندازہ خرچ بھی کم و بیش آٹھ دس ہزار روپے کا تھا لیکن آپؐ کی یہ خواہش تھی کہ یہ الہی تحریک درجہ بدرجہ ترقی کرتی چلی جائے اور جلد ہی ایک وقت ایسا آجائے جب دس کی بجائے ہزاروں واقفین اس تحریک میں کام کر رہے ہوں۔ پھر یہ واقفین صرف پاکستان سے ہی نہ ہوں بلکہ دوسرے ممالک سے بھی افریقہ کے ممالک سے بھی امریکہ کے ممالک سے بھی اور ان کے علاوہ دوسرے ممالک سے بھی۔ اور پھر جوں جوں واقفین کی تعداد بڑھتی چلی جائے اور خرچ میں اضافہ ہوتا چلا جائے۔ اسی کے مطابق جماعت اپنی مالی قربانیاں بھی تیز سے تیز تر کرتی چلی جائے تاکہ ہم وہ مقصد جو اس الہی تحریک کا ہے وقت قریب میں حاصل کر لیں۔

جیسا کہ میں نے ابھی مختصراً بتایا ہے۔ وقف جدید کی تحریک کی ابتداء دس واقفین سے ہوئی تھی اور اس وقت جبکہ اس تحریک پر قریباً نو سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ یہ تعداد صرف اکاسی واقفین تک پہنچی ہے۔ جن میں سے سترہ کے قریب زیر تعلیم ہیں اور صرف چونسٹھ مختلف جماعتوں میں کام کر رہے ہیں۔ حالانکہ حضور کا منشاء یہ تھا کہ دنیا بھر کی جماعتیں ہزاروں کی تعداد میں واقفین ہمیں دیں اور ہم اول تو ہر جماعت

میں اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو کم از کم دس دس پندرہ پندرہ میل کے حلقہ میں ایک ایک ایسے واقف (وقف جدید) کو مقرر کریں جس نے قربانی کے جذبہ سے، خلوص کے ساتھ اور خدمت اسلام کی نیت سے اپنی زندگی وقف کی ہو۔ اس وقف کو معمولی گزارہ دیا جائے۔ مثلاً پچاس یا ساٹھ روپے ماہوار اور اس کے باقی اخراجات کے لئے آمد کے بعض اور ذرائع مہیا کئے جائیں۔ مثلاً ایسا انتظام کیا جائے کہ جس جماعت میں اسے مقرر کیا جائے۔ وہ جماعت یا تو دس ایکڑ زمین اس تحریک کے لئے وقف کرے اور اس زمین کی آمد اس وقف کو دی جائے اور یا پھر اس وقف کے ذریعہ پرانے تک ایک سکول کھول دیا جائے جہاں وہ احمدی بچوں کو (اور دوسرے بچوں کو بھی جو وہاں تعلیم حاصل کرنا چاہیں) قرآن کریم پڑھائے اور دوسری مروجہ تعلیم بھی دے اور یا پھر اسے کمپاؤنڈری یا حکمت کی ابتدائی تعلیم دلائی جائے تا وہ ایسی جگہوں پر جہاں ابتدائی طبی امداد بھی مہیا ہونا مشکل ہے۔ وہاں کے رہنے والوں کو ابتدائی طبی امداد مہیا کرے اور اس طرح پر جو آمد ہو وہ بھی مرکز وصول نہ کرے بلکہ اس ذریعہ سے جو آمد بھی ہو وہ اس وقف کو دے دی جائے سکول کی صورت میں اگر اساتذہ ایک سے زائد ہوں تو فیس کے ذریعہ جو آمد ہو وہ سب اساتذہ میں تقسیم کر دی جائے۔

بہر حال اس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ نظر آ رہا تھا کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر جماعت میں کم از کم ایک معلم ضرور بٹھا دیا جائے۔ لیکن چونکہ حضور ایک لمبا عرصہ علیل رہے اور اس عرصہ میں جماعت حضور کے خطبات سے محروم رہی اور چونکہ جب تک بار بار جگایا نہ جاتا رہے۔ انسان عادتاً کمزوری کی طرف مائل ہو جاتا ہے اس لئے وقف جدید کی اہمیت اور افادیت آہستہ آہستہ جماعت کے افراد کی نظروں سے اوجھل ہوتی چلی گئی اور اس تحریک کا وہ نتیجہ نہ نکلا جو میرے نزدیک نو سالوں میں نکلنا چاہئے تھا۔ اور اس کی ذمہ داری ساری جماعت پر بحیثیت جماعت عائد ہوتی ہے۔ وقف عارضی کے جو فوائد مختلف علاقوں میں گئے ہیں ان میں سے کم از کم ساٹھ ستر فیصدی فوائد ایسے ہوں گے جنہوں نے اپنا وقف عارضی کا زمانہ ختم کرنے کے بعد جو آخری رپورٹ ہمیں بھجوائی اس میں بڑی شدت سے یہ مطالبہ کیا کہ اس جماعت کو کوئی مرہون یا معلم ضرور دیا جائے اور یہ بھی لکھا کہ جماعت خود بھی یہ احساس رکھتی ہے کہ جب تک اسے کوئی معلم نہ دیا جائے وہ ان ذمہ داریوں کو کما حقہ، ادا نہیں کر سکتی جو تربیت کے لحاظ سے اس پر عائد ہوتی ہیں۔ لیکن اگر میرے پاس واقفین ہی نہ ہوں تو میں انہیں کہاں سے معلم مہیا کروں۔ پھر اگر

جماعت اپنی ہمت اور جماعتی ضرورت کے مطابق مالی قربانیاں پیش نہ کرے تو ان معلمین کو گزارہ کہاں سے دیا جائے۔

پس پہلی بات تو یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ واقفین اس تحریک میں شمولیت کے لئے اپنے نام پیش کریں۔ میں نے بتایا ہے کہ اس وقت زیر تعلیم واقفین کو شامل کر کے قریباً کیا سی ۸۱ واقف ہمارے پاس ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے اس تحریک کو ابتداءً دس کی تعداد سے شروع کیا۔ اگر ہم ہر سال اس میں دس دس کا اضافہ کرتے تب بھی اس وقت ہمارے پاس نوے ۹۰ واقفین ہونے چاہئے تھے لیکن اگر ہم اس تعداد میں ہر سال صرف دس دس کی زیادتی ہی کریں تو چونکہ ہم نے ہزاروں تک پہنچنا ہے اس لئے جب ہم پہلے ہزار تک پہنچیں گے تو ایک صدی گزر چکی ہوگی اور ہم اتنا لمبا عرصہ انتظار نہیں کر سکتے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اگر جماعت اس طرف توجہ دے تو ہر سال پہلے سال کی نسبت دگنی تعداد میں واقف آسکتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا رہتا تو اس وقت واقفین کی تعداد پانچ ہزار کے قریب پہنچ چکی ہوتی۔ یعنی اگر پہلے سال دس واقفین تھے تو دوسرے سال بیس واقفین رکھے جاتے۔ تیسرے سال چالیس رکھے جاتے اور چوتھے سال اسی تک ان کی تعداد پہنچ جاتی اور اس طرح نو سال میں ان کی تعداد ۵۱۱۰ تک جا پہنچتی۔ اگر ہم پہلے سال کی نسبت واقفین کی تعداد میں ڈیڑھ گنا اضافہ بھی کرتے رہتے تب بھی ہماری ضرورت ایک حد تک پوری ہو جاتی بشرطیکہ ہم اسی تناسب سے اپنے چندوں میں بھی اضافہ کرتے چلے جاتے لیکن اس نسبت یعنی ڈیوڑھی نسبت کے ساتھ بھی واقفین نہیں آئے بلکہ سوائی نسبت کے ساتھ یا ہر سال 1/5 یا 1/10 کی زیادتی کے ساتھ بھی واقفین اس تحریک میں شامل نہیں ہوئے ورنہ وہ فوری ضرورتیں پوری ہو جاتیں جو اس وقت ہمارے سامنے آرہی ہیں اور جنہیں پورا ہوتے نہ دیکھ کر ہمیں دکھ اور اذیت اور تکلیف اٹھانی پڑ رہی ہے اگر ہماری فوری ضرورتیں پوری ہو جاتیں تو ہم اس دکھ تکلیف اور اذیت سے بچے رہتے جماعتیں پکار رہی ہیں کہ اگر چاہتے ہو کہ ہم میں احمدیت قائم رہے تو ہمیں مستقل واقف دو۔ وقف عارضی والے آپ سے بار بار مطالبہ کر رہے ہیں کہ جماعتوں میں واقفین بھیجے جائیں اور جماعت کو کہہ رہے ہیں کہ ان واقفین کو سنبھالنے کے لئے جس قدر رقم کی ضرورت ہے وہ مہیا کرے لیکن آپ نے اس طرف کوئی توجہ نہیں کی اور یہ بڑا ظلم ہوا ہے اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ سب کو جگاؤں اور بیدار کروں اور اس تحریک کی اہمیت آپ کے ذہن نشین کرانے کے بعد آپ سے یہ

مطالبہ کروں کہ آئندہ سال مجھے کم از کم ایک سو نئے واقفین چاہئیں مجھے بتایا گیا ہے کہ وقف جدید کی تربیتی کلاس جنوری سے شروع ہوتی ہے اور دسمبر تک رہتی ہے۔

پس میرا مطالبہ یہ ہے کہ جنوری ۶۷ء میں جو نئی تربیتی کلاس شروع ہوگی اس میں کم از کم سو واقفین شامل ہونے چاہئیں۔ اگر جماعت نے میرا یہ مطالبہ پورا کر دیا تب بھی ہمیں ایک سال تک انتظار کرنا پڑے گا۔ کیونکہ کلاس کا نصاب ایک سال کا ہے اور نئے واقفین جو آئیں گے وہ ایک سال تک تربیت حاصل کریں گے۔ اور اگر وہ سارے کامیاب بھی ہو جائیں تب بھی ایک سال کے بعد ہی ہم ان سو نئے واقفین سے جماعت کی تربیت کا کام لے سکیں گے۔ بہر حال اگر یکصد نئے واقفین آ جائیں تو ہمیں یہ تسلی اور اطمینان تو ہوگا کہ ایک سال کے بعد کم از کم سو نئی جماعتوں میں واقفین وقف جدید پہنچ جائیں گے اور وہ وہاں مستقل طور پر رہیں گے۔ ہم ایک سال اور انتظار کر لیں گے۔ اس عرصہ میں ہم وقف عارضی کے انتظام کے ماتحت خوابیدہ جماعتوں کو بیدار کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ اور جب واقفین مستقل طور پر جماعتوں میں پہنچ جائیں گے تو وہ قرآن کریم پڑھانے اور جماعت کی تربیت اور دیگر ذمہ داریوں کو ادا کرتے رہیں گے۔ اور اس طرح جماعت سنبھل جائے گی اور بیدار ہو جائے گی۔ اور اس میں زندگی کی ایک نئی روح پیدا ہو جائے گی۔ لیکن اگر آپ حسب سابق ہر سال اس تعداد میں صرف دس کا ہی اضافہ کریں تو یہ ہمارے لئے کافی نہیں۔

پس میں چاہتا ہوں کہ اگلے سال واقفین وقف جدید کی کلاس میں جو جنوری ۱۹۶۷ء سے شروع ہوگی۔ کم از کم ایک سو واقفین ہو جائیں اور جماعت کو چاہئے کہ وہ اس طرف متوجہ ہو۔

اساتذہ کی ایک تعداد ہر سال ریٹائر ہوتی ہے۔ اگر وہ خاص طور پر اس طرف توجہ دیں تو وہ بہت مفید ہو سکتے ہیں۔ اگر پنشن یافتہ اساتذہ اپنی بقیہ عمر وقف جدید میں وقف کریں تو ہمیں زیادہ اچھے اور تجربہ کار واقفین مل سکتے ہیں بشرطیکہ وہ خلوص نیت رکھنے والے ہوں اپنے اندر قربانی کا مادہ رکھنے والے ہوں۔ دنیا کی محبت ان کے دلوں میں سرد ہو چکی ہو۔ وہ خدا تعالیٰ کی طرف منہ کر کے اپنی بقیہ زندگی گزارنے کے متمنی اور خواہاں ہوں اور دنیا، شیطان اور دنیوی آرام اور آسائشوں کی طرف پیٹھ کر کے اپنی بقیہ زندگی کے دن گزارنے کے لئے تیار ہوں۔ وہ باپ کی طرح تربیت کرنے والے ہوں۔ یعنی محبت، پیار، اخلاص، ہمدردی اور عنخواری کے ساتھ تربیت کرنے والے ہوں۔ ایسے اساتذہ اگر ہمیں مل

جائیں تو ممکن ہے ہم انہیں یہاں ایک سال کی بجائے چند ماہ تعلیم دے کر جماعتوں میں کام کرنے کے لئے بھجوا سکیں۔

اگر ہمیں واقفین زیادہ تعداد میں مل جائیں اور میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں کہ وہ جماعت کو یہ توفیق عطا کرے گا کہ جس تعداد میں واقفین کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اس تعداد میں واقفین مہیا کر دے۔ تو پھر ان کے خرچ کا سوال پیدا ہو جاتا ہے۔ گزشتہ سال مجلس شوریٰ کے موقع پر وقف جدید کا بجٹ ایک لاکھ ستتر ہزار روپے (۱,۷۰,۰۰۰) کا منظور ہوا تھا۔ لیکن اس وقت تک دفتر وقف جدید میں جو وعدے وصول ہوئے ہیں وہ صرف ایک لاکھ چالیس ہزار روپے کے قریب کے ہیں۔ یعنی وقف جدید کے منظور شدہ بجٹ کے مطابق بھی ابھی وعدے موصول نہیں ہوئے۔ پھر بعض جائز اور ناجائز وجوہ کی بناء پر سارے وعدے عملاً پورے بھی نہیں ہوا کرتے۔ یعنی اتنی رقم موصول نہیں ہوتی جتنی رقم کے وعدے ہوتے ہیں۔ سال کے شروع میں ایک شخص خوب کما رہا ہوتا ہے اور اپنی آمد کے مطابق وہ اپنا وعدہ لکھواتا ہے لیکن بعد میں وہ حوادث زمانہ کی پلیٹ میں آ جاتا ہے۔ اس کی آمد کم ہو جاتی ہے۔ اور وہ مجبور ہو جاتا ہے کہ اپنے وعدہ کو ملتوی کر دے کیونکہ مومن اپنے وعدہ کو منسوخ نہیں کرتا ہاں جب اسے حالات مجبور کر دیتے ہیں تو وہ اپنے وعدہ کو ملتوی کر دیتا ہے۔ اس نیت کے ساتھ کہ جب اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے گا۔ تو وہ اپنے وعدہ کو ضرور پورا کر دے گا۔ ایسے ہی لوگوں کو بعد میں اللہ تعالیٰ توفیق بھی عطا کر دیتا ہے کہ وہ اپنے وعدے پورے کر دیں۔ لیکن یہاں حال یہ ہے کہ ایک لاکھ ستتر ہزار روپے (۱,۷۰,۰۰۰) کا بجٹ تھا اور وعدے ابھی تک ایک لاکھ چالیس ہزار روپے (۱,۴۰,۰۰۰) کے وصول ہوئے ہیں۔ اور اس کے مقابلہ میں اس وقت تک صرف پچانوے ہزار روپے (۹۵,۰۰۰) کی وصولی ہوئی ہے۔ حالانکہ سال رواں میں وقف جدید کے لئے ہمیں دو لاکھ یا اس سے زیادہ روپے کی ضرورت ہے۔ میں نے اندازہ لگایا ہے کہ ایک لاکھ ستتر ہزار روپے (۱,۷۰,۰۰۰) میں ہمارا کام نہیں چلے گا۔

ہمیں کم از کم دو لاکھ سو دو لاکھ روپے کی ضرورت ہوگی۔ اور اس قدر رقم ہمیں ملنی چاہئے تا وہ عظیم اور نہایت ہی ضروری اور مفید کام جو وقف جدید کے سپرد کیا گیا ہے۔ کما حقہ، پورا کیا جاسکے۔

پس بجٹ جو مجلس شوریٰ نے پاس کیا تھا اگرچہ وہ ایک لاکھ ستتر ہزار روپے (۱,۷۰,۰۰۰) کا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں کم از کم دو لاکھ روپیہ وصول ہونا چاہئے لیکن اس وقت جو وعدے وصول ہوئے

ہیں وہ ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ (۱,۴۰,۰۰۰) کے ہیں۔ اس کے لئے ایک تو یہ ہونا چاہئے کہ جو دوست اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں وہ اپنے وعدوں پر دوبارہ غور کریں اور جماعت کی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے ان میں اضافہ کریں اور پھر دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان وعدوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرے وہ دوست جنہوں نے ابھی تک وقف جدید کی مالی تحریک میں حصہ نہیں لیا انہیں اس تحریک کی اہمیت ذہن نشین کرنی چاہئے اور انہیں اس میں شامل ہونا چاہئے۔

تیسرے میں آج احمدی بچوں (لڑکوں اور لڑکیوں) سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اس کے رسول ﷺ کے بچو! اٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجے میں وقف جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اسے پرکرو اور اس کمزوری کو دور کرو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہوگئی ہے۔

کل سے میں اس مسئلہ پر سوچ رہا تھا۔ میرا دل چاہا کہ جس طرح ہماری بہنیں بعض مساجد کی تعمیر کے لئے چندہ جمع کرتی ہیں اور سارا ثواب مردوں سے چھین کر اپنی جھولیوں میں بھر لیتی ہیں۔ وہ اپنے باپوں اپنے بھائیوں اپنے خاندانوں اپنے دوسرے رشتہ داروں یا دوسرے احمدی بھائیوں کو اس بات سے محروم کر دیتی ہیں کہ اس مسجد کی تعمیر میں مالی قربانی کر کے ثواب حاصل کر سکیں۔ اسی طرح اگر خدا تعالیٰ احمدی بچوں کو توفیق دے تو جماعت احمدیہ کے بچے وقف جدید کا سارا بوجھ اٹھالیں لیکن چونکہ سال کا بڑا حصہ گزر چکا ہے اور مجھے ابھی اطفال الاحمدیہ کے صحیح اعداد و شمار بھی معلوم نہیں اس لئے میں نے سوچا کہ آج میں اطفال الاحمدیہ سے صرف یہ اپیل کروں کہ اس تحریک میں جتنے روپے کی ضرورت تھی اس میں تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجے میں جو کمی رہ گئی ہے اس کا بار تم اٹھا لو اور پچاس ہزار روپیہ اس تحریک کے لئے جمع کرو۔

یہ صحیح ہے کہ بہت سے خاندان ایسے بھی ہیں۔ جن کے بچوں کو مہینہ میں ایک دو آنے سے زیادہ رقم نہیں ملتی۔ لیکن یہ بھی صحیح ہے۔ کہ ہماری جماعت میں ہزاروں خاندان ایسے بھی ہیں۔ جن کے بچے کم و بیش آٹھ آنے ماہوار یا شاید اس سے بھی زیادہ رقم ضائع کر دیتے ہیں۔ چھوٹا بچہ شوق سے پیسے لے لیتا ہے لیکن اسے معلوم نہیں ہوتا کہ ان کی قیمت کیا ہے۔ وہ پیسے مانگتا ہے اور اس کی ماں یا اس کا باپ اس کے ہاتھ میں پیسہ آنہ، دونی یا چونی دے دیتا ہے۔ اور پھر وہ بچہ اسے کہیں پھینک کر ضائع کر دیتا ہے۔ اگر

مائیں ایسے چھوٹے بچوں کو وقتی خوشی کے سامان پہنچانے کے لئے پیسہ، آنہ، دونی، یا چونی دے دیں اور پھر انہیں ثواب پہنچانے کی خاطر تھوڑی دیر کے بعد ان سے وہی پیسہ، آنہ دونی یا چونی وصول کر کے وقف جدید میں دیں اور اس طرح ان کے لئے ابدی خوشیوں کے حصول کے سامان پیدا کر دیں تو وہ بڑی ہی اچھی مائیں ہوں گی۔ اپنی اولاد کے حق میں۔ لیکن یہ تو چھوٹے بچے ہیں۔ جو اپنی عمر کے لحاظ سے ابھی اطفال الاحمدیہ میں شامل نہیں ہوئے وہ بچے جو اپنی عمر کے لحاظ سے اطفال الاحمدیہ یا ناصرات الاحمدیہ میں شامل ہو چکے ہیں۔ یعنی ان کی عمریں سات سے پندرہ سال تک کی ہیں۔ اگر وہ مہینہ میں ایک اٹھنی وقف جدید میں دیں تو جماعت کے سینکڑوں ہزاروں خاندان ایسے ہیں جن پر ان بچوں کی قربانی کے نتیجہ میں کوئی ایسا بار نہیں پڑے گا کہ وہ بھوکے رہنے لگ جائیں۔ رہے وہ غریب خاندان جن کے دلوں میں نیکی کرنے اور ثواب کمانے کی خواہش پیدا ہو۔ لیکن ان کی مالی حالت ایسی نہ ہو کہ ان کا ہر بچہ اس تحریک میں ایک اٹھنی ماہوار دے سکے۔ تو ان لوگوں کی خواہش کے مد نظر میں ان کے لئے یہ سہولت پیش کر دیتا ہوں کہ ایسے خاندان کے سارے بچے مل کر ایک اٹھنی ماہوار اس تحریک میں دیں کہ اس طرح اس خاندان کے سارے بھائی اور بہنیں ثواب میں شریک ہو جائیں گی۔ لیکن یہ رعایت صرف ان خاندانوں کے لئے ہے جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں لیکن باطنی اور ایمانی لحاظ سے ان کے دل روشن اور مضبوط ہیں اور ان کے بچوں کے دلوں میں یہ خواہش ہے کہ کاش ہماری مالی حالت ایسی ہوتی کہ ہم میں سے ہر ایک اٹھنی ماہوار اس تحریک میں دے سکتا اور ہم ثواب سے محروم نہ رہتے ان کی ایسی خواہش کو مد نظر رکھتے ہوئے میں نے یہ سہولت دی ہے کہ وہ سب بچے مل کر ایک اٹھنی ماہوار اس تحریک میں دیں۔

اب سال کا بہت تھوڑا حصہ باقی رہ گیا ہے اگر احمدی بچے اس موقع پر پچاس ہزار روپیہ پیش کر دیں تو وہ دنیا میں ایک بہترین نمونہ قائم کرنے والے ہوں گے۔ اور اس طرح ہماری وہ ضرورت پوری ہو جائے گی جو اس وقت اعلائے کلمتہ اللہ اور جماعت کی مضبوطی اس کی تربیت اور تعلیم کے نظام کو مستحکم کرنے کے لئے ہمارے سامنے ہے اور جس طرح آنحضرت ﷺ نے بچوں کو نماز کی عادت ڈالنے کے لئے ان کی نماز کی بلوغت سے پہلے نماز پڑھانے کی ہمیں تلقین کی ہے۔ اسی طرح ان مالی قربانیوں کے لئے جو فرض کے طور پر ایک احمدی پر عائد ہوتی ہیں اس فرض کے عائد ہونے سے پہلے ہمارے بچوں کی تربیت ہو جائے گی اور جب وہ فرض ان پر عائد ہوگا تو وہ خوشی اور بشارت سے مالی جہاد میں شامل ہوں گے اور اس

فرض کے ادا کرنے میں وہ کوئی کمزوری نہ دکھائیں گے کیونکہ ان کی طبیعتوں میں بچپن سے ہی یہ بات راسخ ہو چکی ہوگی کہ جہاں ہم نے خدا اور رسول کے لئے دوسری قربانیاں کرنی ہیں۔ وہاں ہم نے خدا اور اس کے رسول کے لئے مالی قربانیاں بھی دینی ہیں۔

غرض ایک بچہ جب اٹھنی دے رہا ہوگا یا جب بعض خاندانوں کے سب بچے باہم مل کر ایک اٹھنی ماہوار وقف جدید میں دے رہے ہوں گے۔ تو یہ ایک لحاظ سے ان کی تربیت ہوگی اس طرح ہم ان کے ذہن میں یہ بات بھی راسخ کر رہے ہوں گے۔ کہ جب خدا تعالیٰ کسی کو مال دیتا ہے تو وہ مال جو اس کی عطا ہے بشارت سے اسی کی طرف لوٹا دینا اور اس کے بدلہ میں ثواب اور اس کی رضا حاصل کرنا اس سے زیادہ اچھا سودا دنیا میں اور کوئی نہیں۔ پس اے احمدیت کے عزیز بچو! اٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور ان سے کہو کہ ہمیں مفت میں ثواب مل رہا ہے۔ آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں۔ آپ ایک اٹھنی ماہوار ہمیں دے دیں کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ دلائل و براہین اور قربانی اور ایثار اور فدائیت اور صدق و صفا کے ذریعہ اسلام کو باقی تمام ادیان پر غالب کرے گی۔ تم اپنی زندگی میں ثواب لوٹتے رہے ہو۔ اور ہم بچے اس سے محروم رہے ہیں۔ آج ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہمیں چند پیسے دو کہ ہم اس دروازہ میں سے داخل ہو کر ثواب کو حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کی فوج کے ننھے منے سپاہی بن جائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔ (آمین)

(مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۶ء صفحہ ۵ تا ۲)

